سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

آر۔کپیل ناتھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

کرشنا

13/دسمبر، 2002

[آر۔سی۔لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز]

قانونی تشریح :

قانون سازی میں تبدیلیاں۔ زیر التواء کارروائیوں پر اثرات۔ فیصلہ: ایک نیا قانون جو فورم میں تبدیلی لاتا ہے زیر التوا کارروائیوں کو متاثر نہیں کرتا، جب تک کہ اس میں کارروائیوں کی تبدیلی کے لیے کوئی شق موجود نہ ہو یا کوئی اور واضح اشارہ نہ ہو کہ زیر التوا کارروائیاں متاثر ہوں گی۔ واقعات کے مطابق ایکٹ میں ترمیم زیر التوا کارروائیوں کے حوالے سے فورم میں تبدیلی نہیں لاتی، اس لیے ترمیم کا اثر منصف عدالت کے اس اختیار کو ختم نہیں کر سکتا کہ وہ مذہبی ادارے سے تعلق رکھنے والے جائے وقوعہ کے اخراج کے معاملے کی سماعت کرے۔ کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ، 1961۔ کرناٹک کرایہ کنٹرول (ترمیم) ایکٹ، 1994 سے تعلق رکھنے والے جائے وقوعہ پر بے دخلی کے معاملے کی سماعت کرنے کے اپنے دائرہ اختیار سے محروم نہیں کر سکتا۔

کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ، 1961:

دفعہ 21(1)(b) اور 3(ایچ)-مندر کا پجاری جو جائے وقوعہ کے سلسلے میں کرایہ وصول کرتا ہے وہ دفعہ 3(ایچ) کے معنی میں مالک ہے- پجاری بھی مالک ہونے کا دعوی کرتا ہے- بے دخلی کا دعوی- برقرار رکھنے کی اہلیت- اگرچہ پجاری مالک ہونے کا دعوی کرتا ہے لیکن جب تک وہ مالک پایا جاتا ہے وہ بے دخلی کے لیے کارروائی برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔

الفاظ اور جملے:

'مالک' -کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ، 1961 کی دفعہ 3(ایچ) کے تناظر میں۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 136 -ٹرائل کورٹ کی فورم کی اہلیت کے بارے میں اعتراض- عدالت عالیہ تک نہیں لیا گیا، نہ ہی ایس ایل پی میں- عدالت عظمیٰ میں اضافی بنیاد کے ذریعے دیر سے زور دینے کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔

دعویٰ جائے وقوعہ، ایک رہائشی مکان ایک مندر کی ملکیت تھا، ایک مذہبی ادارہ ہے۔ یہ ریاستی حکومت کے زیر انتظام نہیں تھا اور اپیل کنندہ کرایہ دار کو دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کرایہ دار نے مدعا علیہ کے والد کو کرایہ ادا کیا جو مندر کا پجاری اور مینیجر تھا۔ احاطے کے مالک ہونے کا دعویٰ کرنے والے مدعا نے کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ 1961 کی دفعہ 21(1) (h) اور (p) کے تحت بے دخلی کی درخواست دائر کی۔ منصف کی عدالت نے شق (p) کے تحت بے دخلی کا حکم نامہ منظور کیا لیکن شق (h) کے تحت نہیں۔ اپیل کنندہ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ کارروائی کے التوا کے دوران ایکٹ میں ترمیم کی گئی۔ دفعہ 2(7) سے جس میں ایکٹ کے اطلاق سے احاطے کے زمرے میں سے ایک کو چھوڑ دیا گیا تھا یعنی 'ریاستی حکومت کے زیر انتظام کسی مذہبی یا خیراتی ادارے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی جائے وقوعہ، ریاستی حکومت کے انتظام کے تحت الفاظ کو حذف کر دیا گیا تھا۔ اے ڈی جے نے نظر ثانی کی درخواست خارج

کردی۔ یہاں تک کہ عدالت عالیہ نے شق (p) کے تحت بے دخلی کے حکم نامے کو برقرار رکھا۔اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کرایہ دار نے دعوی کیا کہ ترمیم کے اثر نے عدالت منشی کو جائے وقوعہ سے بے دخلی کی کارروائی کی سماعت اور فیصلہ کرنے کے دائرہ اختیار سے محروم کردیا؛ اور یہ کہ بے دخلی کی درخواست دائر کرنے والے درخواست گزار کو خود کو صرف ایک مالک ہونے کا دعوی کرنا چاہیے نہ کہ مالک اور مدعا علیہ نے خود کو جائے وقوعہ کا مالک ہونے کا دعوی کرنا چاہیے جو مندر کی طرف سے محض کرایہ جمع کرنے والے ہونے سے مطابقت نہیں رکھتا، اس طرح اس کے کہنے پر بے دخلی کے دعوے کو مسترد کردیا جانا چاہیے تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ.1.1: فورم میں تبدیلی لانے والا نیا قانون زیر التواء کارروائیوں کو متاثر نہیں کرتا، جب تک کہ۔اس میں کارروائی کی تبدیلی کے لیے کوئی توضیع کیا گیا ہے یا کچھ اور واضح اشارہ ہے کہ زیر التواء کارروائیاں متاثر ہوتی ہیں۔[70-ایف]

1.2۔ فوری معاملے میں، کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ، 1961 نے جہاں تک زیر التواء کارروائیوں کا تعلق ہے، فورم میں کوئی تبدیلی نہیں لائی۔جب تک ترمیم نافذ ہوئی، منصف کی عدالت کے سامنے کارروائی پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اور معاملہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے نظر ثانی کے مرحلے پر زیر التوا تھا۔ 1994 کے ترمیم شدہ ایکٹ کو ماضی سے متعلق عمل نہیں دیا گیا تھا اور اس ایکٹ میں ضروری مضمرات کے ذریعے ماضی سے متعلق اندازہ لگانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔مزید یہ کہ فورم کی اہلیت کو چیلنج کرنے والا اعتراض نہ تو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے اٹھایا گیا اور نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے۔خصوصی اجازت کی درخواست میں اسے نہ تو بنیاد کے طور پر لیا گیا تھا۔یہ صرف ایک علیحدہ درخواست کے ذریعے لیا گیا تھا جو بعد میں دائر کی گئی تھی، جس میں اضافی بنیادوں پر زور دینے کے لیے اجازت طلب کی گئی تھی۔اس طرح کے اعتراض کو اتنی دیر سے زور دینے کی منظوری نہیں دی جاسکتی۔[70-جی؛71-اے]

جسٹس جی پی سنگھ کے ذریعہ قانونی تشریح کے اصول، 8واں اڈیشن، 2001، صفحہ 442، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2۔ مالک قانون کی دفعہ 21(1) کے معنی میں کرایہ دار کے خلاف کسی بھی جائے وقوعہ کے قبضے کی وصولی کے لیے درخواست دائر کرسکتا ہے۔ دفعہ 3(ایچ) میں 'مالک' کے معنی میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو فی الحال کسی بھی جائے وقوعہ کے سلسلے میں کرایہ حاصل کرنے یا وصول کرنے کا حقدار ہے چاہے وہ اپنے کھاتے پر ہو یا کسی دوسرے شخص کے فائدے کے لیے وغیرہ۔ اس پر شک نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس پر اختلاف کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ دفعہ 3(ایچ) کے معنی میں مالک ہے۔ اگرچہ مدعا علیہ نے خود کو مالک ہونے کا دعوی بھی کیا جب تک کہ وہ مالک پایا گیا ہے وہ دفعہ 21(1)(پی) کے تحت بے دخلی کی کارروائی کو برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔ مدعی یا درخواست گزار زیادہ کرایہ کا دعوی کرسکتا ہے اور صرف ایک چھوٹا حق یا ریلیف کا حق ثابت کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں مدعی یا درخواست گزار کو اس وقت تک کامیاب ہونے سے محروم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کی طرف سے کامیابی کے ساتھ ثابت کیا گیا چھوٹا حق قانون میں کافی ہوتا کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف ریلیف کا حقدار ہو۔ [D-F-71]

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 2474۔

کرناٹک عدالت عالیہ کے 11.4.1996 کے فیصلے اور حکم سے H.R.R.P کا نمبر 1549 آف 1995۔

محترمہ کرن سوری، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے ای سی ودیا ساگر کے لیے بی کے چودھری، سنتوش کمار اور ام ایل وی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس آر سی لاہوٹی۔ دعویٰ جائے وقوعہ ایک رہائشی مکان ہے جو ہبلی شہر کے وارڈ II کے سی ٹی ایس نمبر 936 اور 939 پر مشتمل ہے۔ یہ احاطہ ایک مندر، ایک مذہبی ادارے کی ملکیت ہے لیکن ریاستی حکومت کے زیر انتظام نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے گود لینے والے والد، آنجہانی شنکر بھات، پجاری اور مندر کے منتظم تھے۔ اپیل کنندہ کو مرحوم شنکر بھات نے دعویٰ جائے وقوعہ میں کرایہ دار کے طور پر شامل کیا تھا۔ شنکر بھات نے، مُتبنیت کے ایک رجسٹرڈ دستاویز کے بذریعے، مدعا علیہ کو اپنے بیٹے کے طور پر اپنایا ہے جو اس وقت پوجاری اور مندر کا منتظم ہے۔ اپیل کنندہ مدعا علیہ کو کرایہ ادا کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی تنازعہ ہے کہ مقدمے کے جائے وقوعہ کی ملکیت جو بھی ہو مدعا علیہ یقیناً پر کرایہ جمع کرنے والا ہے۔

خود کو جائے وقوع کا مالک ہونے کا دعوی کرنے والے مدعا علیہ نے کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ 1961 کی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (ایچ) اور (پی) کے تحت دستیاب بنیادوں پر کرایہ دار اپیل کنندہ کو بے دخل کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ شق (ایچ) کے تحت بنیاد کی دستیابی کو مسترد کر دیا گیا ہے جبکہ منصف کی عدالت نے شق (پی) کے تحت ڈگری نامے کے مدعا علیہ کے حق کو برقرار رکھا۔ اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 50(2) کے تحت پہلے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، دھارواڑ کے سامنے نظر ثانی کو ترجیح دی اور اس کے بعد مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 115 کے تحت عدالت عالیہ میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ دونوں کو مذکورہ بالا شق (پی) کے تحت بے دخلی کے ڈگری نامے کی تعمیل کرتے ہوئے برخاست کر دیا گیا ہے۔ تمام عدالتوں کی طرف سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ کرایہ دار نے ایک مناسب عمارت کا خالی قبضہ بنا لیا ہے یا حاصل کر لیا ہے۔ کرایہ دار نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کنندہ کی وکیل محترمہ کرن سوری کا اصل بیان 1994 کے کرناٹک ایکٹ نمبر 32 کے ذریعے ایکٹ میں کی گئی ترمیم کے گرد مرکوز ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ مقدمے کا احاطہ ایک مندر سے تعلق رکھتا ہے جو ایک مذہبی ادارہ ہے۔ کرایہ داروں کی بے دخلی پر قابو پانے کے لیے کرناٹک کرایہ کنٹرول ایکٹ 1961 نافذ کیا گیا تھا۔ اس قانون کا وسیع اطلاق ہے۔ تاہم، دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (7) میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ میں کچھ بھی اس میں موجود متعدد شقوں میں مخصوص جائے وقوعہ پر لاگو نہیں ہوگا۔ احاطے کے زمروں میں سے ایک، سوائے ایکٹ کے اطلاق کے،' ریاستی حکومت کے زیر انتظام کسی مذہبی یا خیراتی ادارے سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی احاطہ تھا۔ کرناٹک کرایہ کنٹرول (ترمیم) ایکٹ،

1994(1994 کا ایکٹ نمبر 32) جو 18 مئی 1994 سے نافذ ہوا، کے ذریعے" ریاستی حکومت کے زیر انتظام" الفاظ کو حذف کر دیا گیا۔ترمیم کا اثر یہ ہے کہ اگرچہ پہلے صرف ریاستی حکومت کے زیر انتظام کسی مذہبی یا خیراتی ادارے سے تعلق رکھنے والے جائے وقوعہ کو قانون کے نفاذ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن اب ترمیم کے بعد، مستثنیٰ زمرے کا دائرہ کار بڑھا دیا گیا ہے تاکہ کسی مذہبی یا خیراتی ادارے سے تعلق رکھنے والے تمام جائے وقوعہ اس حقیقت کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ ریاستی حکومت کے زیر انتظام ہیں یا نہیں۔قانون کی دفعہ 21 کے تحت کرایہ دار کو بے دخل کرنے کی کارروائی عدالت میں قابل عمل ہے، جس کی تعریف جیسا کہ دفعہ 3 کی شق (د) میں کی گئی ہے، منصف کی عدالت ہے۔جہاں تک مقدمے کے جائے وقوعہ کا تعلق ہے، کارروائی 1986 میں منصف کی عدالت میں شروع کی گئی تھی۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے نظر ثانی کی درخواست سال 1990 میں دائر کی گئی تھی اور اس کا فیصلہ 14 ستمبر 1995 کو ہوا۔نظر ثانی کے زیر التواء ہونے کے دوران 1994 کی ترمیم نافذ ہوگئی۔ترمیم کا اثر یہ ہے کہ مقدمے کے جائے وقوعہ کو ایکٹ کے عمل سے باہر کر دیا گیا تھا اور اس وجہ سے منشی نے اس طرح کے جائے وقوعہ پر بے دخلی کے مقدمے کی سماعت کا دائرہ اختیار کھو دیا۔فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کو قانون میں اس تبدیلی کا نوٹس لینا چاہیے تھا اور قانون میں تبدیلی کے پیش نظر منصف کے سامنے ہونے والی کارروائی کو دائرہ اختیار کی کمی کی وجہ سے کالعدم قرار دینے کی ہدایت کرنی چاہیے تھی۔

فاضل وکیل کی مذکورہ بالا پیش کش کو صرف مسترد کیا گیا ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ منصف کی عدالت میں کارروائی اس ترمیم کے نافذ ہونے تک پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔یہ متنازعہ نہیں ہے کہ 1994 کے ترمیم شدہ ایکٹ نمبر 32 کو ماضی سے متعلق کارروائی نہیں دی گئی ہے اور اس ایکٹ میں ضروری مضمرات کے ذریعے ماضی سے متعلق اندازہ لگانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔یہ قانون خاص طور پر مئی 1994 کے 18 ویں دن سے نافذ کیا گیا ہے۔اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے قانون کا تعین کرنے والے متعدد فیصلوں کا حوالہ دیا کہ قانونی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران نافذ ہونے والی قانون سازی میں ترمیم کو کس طرح نافذ کیا جانا چاہیے۔اس طرح کے حوالہ کردہ فیصلوں کو بتائے بغیر، یہ مشاہدہ کرنا کافی ہے کہ وہ تمام فیصلے قانونی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران بنائے گئے یا ختم کیے گئے بنیادی حقوق سے متعلق ہیں اور قانون سازی کے ارادے اور متعلقہ قانون سازی میں مقننہ کے ذریعہ استعمال کردہ زبان پر منحصر ہے، اس عدالت

نے زیر التواء کارروائی پر قانون سازی کے اثرات اور قانون میں تبدیلی کا نوٹس لینے اور قانون سازی کی تبدیلیوں کے مطابق مناسب طریقے سے راحت رسانی کی عدالت کے اختیار کا تعین کیا ہے۔ جہاں تک موجودہ مقدمے کا تعلق ہے، اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے صرف یہ عرض کیا گیا ہے کہ اس ترمیم کا اثر منصف کی عدالت کو اس کے دائرہ اختیار سے محروم کرنا ہے کہ وہ مقدمے کے جائے وقوعہ جیسے جائے وقوعہ پر بے دخلی کی کارروائی کی سماعت اور فیصلہ کرے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران لائے گئے فورم میں تبدیلی ہے۔ ایسے معاملات میں اپنایا جانے والا صحیح نقطہ نظر یہ ہے کہ فورم میں تبدیلی لانے والا نیا قانون زیر التواء کارروائیوں کو متاثر نہیں کرتا، جب تک کہ اس میں کارروائی کی تبدیلی کے لیے کوئی توضیع نہ کیا جائے یا کوئی اور واضح اشارہ نہ ہو کہ زیر التواء کارروائیاں متاثر ہوتی ہیں۔ (دیکھیں قانونی تشریح کے اصول، جسٹس جی پی سنگھ، 8واں ایڈیشن، 2001، صفحہ 442) ہم پہلے ہی اشارہ دے چکے ہیں کہ جہاں تک زیر التواء کارروائیوں کا تعلق ہے، ایکٹ فورم میں کوئی تبدیلی نہیں لاتا ہے۔ مزید یہ کہ جب تک ترمیم نافذ ہوئی، منصف کے سامنے کارروائی پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اور معاملہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے نظر ثانی کے مرحلے پر زیر التوا تھا۔ مزید ہم دیکھتے ہیں کہ فورم کی اہلیت کو چیلنج کرنے والا اعتراض فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا اور نہ ہی اپیل کنندہ کی طرف سے پیش دیوانی ترمیم میں عدالت عالیہ کے سامنے اعتراض اٹھایا گیا تھا۔ خصوصی اجازت کی درخواست میں اسے بنیاد کے طور پر نہیں لیا گیا تھا۔ یہ صرف ایک علیحدہ درخواست کے ذریعے لیا گیا ہے جو بعد میں دائر کی گئی ہے اور اضافی بنیادوں پر زور دینے کے لیے اجازت طلب کی گئی ہے۔ اس طرح کے اعتراض کو اتنی دیر سے زور دینے کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ تاہم، ہم پہلے ہی 1994 کی ترمیم کی بنیاد پر اس دلیل کو بے بنیاد قرار دے چکے ہیں۔

اس کے بعد یہ پیش کیا گیا کہ اگرچہ ایکٹ کی دفعہ 21(1)(پی) کے تحت بے دخلی کی درخواست مالک دائر کر سکتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ جائے وقوعہ کا مالک بھی ہو پھر بھی یہ ضروری ہے کہ درخواست گزار خود کو صرف ایک مالک ہونے کا دعوی کرے نہ کہ مالک کا۔ فاضل روکیل نے مزید کہا کہ مدعا علیہ نے خود کو جائے وقوعہ کا مالک ہونے کا دعوی کیا ہے جس کا دعوی ہے کہ وہ مندر کی طرف سے محض کرایہ جمع کرنے والا ہے اور اس لیے اس کے کہنے پر بے دخلی کے دعوے کو مسترد کر دیا جانا چاہیے تھا۔ یہ پیشکش بھی مکمل طور پر کسی اہلیت سے مبرا ہے۔ دفعہ 21(1) کے معنی میں مکان مالک کرایہ دار کے خلاف کسی بھی جائے وقوعہ کے قبضے کی وصولی کے لیے درخواست دائر کر سکتا ہے۔ دفعہ 3 کی شق (ایچ) میں 'مالک'' کے

معنی میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو فی الحال کسی بھی جائے وقوعہ کے سلسلے میں کرایہ وصول کرنے یا وصول کرنے کا حقدار ہے، چاہے وہ اپنے کھاتے پر ہو یا کھاتے پر یا اس کی طرف سے، یا کسی دوسرے شخص وغیرہ کے فائدے کے لیے ۔اس پر شک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس پر اختلاف کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ دفعہ 3 (ایچ) کے معنی میں 'مالک' ہے ۔اگرچہ مدعا علیہ نے خود کو مالک ہونے کا دعوی بھی کیا جب تک کہ وہ مالک پایا گیا ہے وہ دفعہ 21(1)(پی) کے تحت بے دخلی کی کارروائی کو برقرار رکھنے کا حقدار ہے ۔مدعی یا درخواست گزار کسی اعلی حق کا دعوی کر سکتا ہے اور صرف ایک چھوٹا حق یا ریلیف کا حق ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں مدعی یا درخواست گزار کو اس وقت تک کامیاب ہونے سے محروم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کی طرف سے کامیابی سے ثابت کیا گیا چھوٹا حق قانون میں کافی ہوتا کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف آسائش کا حقدار ہو۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اپیل کو کسی اہلیت سے مبرا اور مسترد ہونے کے جوابدہ قرار دیا جاتا ہے ۔اسے پورے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے ۔عملدرآمد کا فرمان آج سے چار ماہ کی مدت کے لیے عملدراری کے لیے دستیاب نہیں ہوگا بشرطیکہ اپیل کنندہ کرایہ کے تمام بقایا جات کو صاف کرے اور معمول کا اقرارنامہ دائر کرے- دونوں آج سے تین ہفتوں کی مدت کے اندر- خالی اور پرامن قبضہ فراہم کرنے کے لیے چار ماہ کی مذکورہ تاریخ انقضا ہونے پر مالک مدعا علیہ اور تب تک ماہ بہ ماہ واجب الادا بقایا جات کی ادائیگی جاری رکھے ۔

این جے ۔

اپیل مسترد کر دی گئی ۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document